پولیو ویکسین علماء شریعت اور ماہر ودیندار ڈاکٹرز کی نظر میں

مفتی سید طارق علی شاہ

دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی ضلع بنوں پاکستان

جسمانی صحت وعافیت اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی نعمت ہے جو دین و دنیا دونوں اعتبار سے محمود بلکہ مقصود وضروری ہے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی انسان صحت جیسی نعمت سے محروم ہو تو اس کے سامنے اگر چہ ڈھیر سارا دنیاوی مال ومتاع موجود ہو لیکن پھر بھی مغموم وپریشان ہوتا ہے اس کے سامنے عیش وتعیش اور راحت وآرام کے دنیاوی اسباب موجود ہوتے ہیں مگر وہ بے چین و بے آرام ہوتا ہے، نیز وہ دنیا کے کسی کام کاج کے لائق نہ ہو کر معاشرے میں عضو معطل کی طرح زندگی گزار رہا ہوتا ہے، اس طرح دین کے اعتبار سے بھی محبوب ومقبول بندہ اکثر وہی ہوتا ہے جو صحت وعافیت جیسی نعمت سے مالا مال ہو۔ دین کے بہت سارے کام ایسے ہیں جو ایک صحت مند مؤمن تو کرسکتا ہے لیکن صحت سے محروم شخص اس کے کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمانِ نبوی ﷺ ہے ''المؤمن القوی خیر من المؤمن الضعیف ''یعنی قوی وصحت مند مؤمن بنسبت ضعیف مؤمن کے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بہت سارے لوگ اس عظیم نعمت کی قدر دانی نہیں کرتے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔''نعمتان مغبون فیهما کثیر من الناس الصحته والفراغ'' ترجمہ:۔ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جس کے بارے میں اکثر لوگ غفلت میں پڑے ہوتے ہیں: ایک صحت اور دوسرے فارغ البال ہونا۔ اس لیے ہر انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی اور اپنے خاندان کی صحت وعافیت کا خصوصی اہتمام کرتے ہوئے اپنے تمام وسائل بروئے کار لائے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے۔ من اصبح معافی فی جسده آمنا فی سربه عندهٗ قوتُ یومه فکانما حُیّزت له الدنیا ۔ترجمہ: جس نے صبح کی اس حال میں کہ اس کا جسم بعافیت رہا۔ اپنے خاندان میں مامون رہا اور اس کے پاس اس دن کی روزی ہو تو گویا پوری دنیا اس کے سامنے لاکر رکھ دی گئی ہے۔

ان تمام باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحت وعافیت جیسی نعمت دنیا میں کوئی اور نہیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب اسے اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کو وجود بخشا ہے صحت وبیماری ایک دوسرے کے ساتھ دست وگریباں ہو کر جسمِ انسانی پر یکے بعد دیگرے وقوع پزیر ہوتی رہی ہے۔

ہم روزانہ کی زندگی میں دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی انسان کو صحت مند بنا دیتا ہے جبکہ کبھی اس کی صحت کو بیماری میں تبدیل فرمادیتے ہیں اور مقصود دونوں صورتوں میں اپنے بندوں کی اطاعت کا امتحان لینا ہوتا ہے جبکہ اس امتحان میں کامیاب وہی شخص ہوسکتا ہے جو بیماری وصحت دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو، نیز بیماری پر صبر اور تندرستی وصحت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے۔

قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول نقل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔:''واذا مرِضتُ فَهُوَ یشفین (الآیة) یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو اللہ تعالیٰ ہی شفا دیتے ہیں۔ اسی طرح بیماری وتکلیف پر صبر کرنے کی

ترغیب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت ایوب علیہ السلام کا تذکرہ نقل فرمایا ہیں جنہوں نے انتہائی سخت بیماری پر صبر کرتے ہوئے اولوالعزمی کا مظاہرہ کیا۔اس کے ساتھ ساتھ رحمۃ للعلمین ﷺ نے علاج کے لیے اسباب شفاء اختیار کرنے کی ترغیب فرمائی ہے چنانچہ حدیثِ نبوی ﷺ ہے:عن اسامة بن شریك قال: قالت الأعراب یا رسول الله الا نتداوی؟ قال نعم یاعبادالله! تداوَوْا فإن الله لم یضع داء الا وضع له شفاء أوقال دواء الا داءً واحداً، فقالوا یارسول الله وما هو؟ قال الهرم. (ترمذی:۲/۲۴) ترجمہ:حضرت اسامہ بن شریکؓ فرماتے ہیں کہ اعراب(دیہاتیوں) نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہم علاج معالجہ نہ کریں؟(جب ہم بیمار ہوجائیں) فرمایا کہ ہاں(علاج کیا کرو) اے اللہ کے بندو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک بیماری کے علاوہ باقی تمام بیماریوں سے شفایاب ہونے کیلئے دوائی کا بندوبست فرمایا ہے۔انہوں نے عرض کیا وہ بیماری کونسی ہے؟فرمایا بڑھاپا۔نیز حضور پاک ﷺ نے خود دوائی کا استعمال فرماتے ہوئے اس وہم کو دفع فرمایا کہ علاج کرانا توکل کے خلاف ہے۔چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے عن علی بن عبید الله عن جدته وكانت تخدم النبی صلی الله علیه وسلم قالت: ماكان یكون برسول الله ﷺ قرحة ولا نكبة الا أمرنی رسول الله ﷺ أن أضع علیها الحناء (ترمذی:۲/۲۵) ترجمہ:حضرت علی بن عبیداللہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں ان کی دادی جو نبی کریم ﷺ کی خادمہ تھی فرماتی ہے کہ جب بھی نبی علیہ السلام کے جسم مبارک پر کوئی پھوڑا یا آبلہ نکل آتا تو نبی علیہ السلام مجھے اس پر بطورِ دوائی مہندی لگانے کا حکم فرماتے۔اسی طرح شہد کو بطورِ دواذکر کرتے ہوئے ارشادِ خداوندی ہے"یخرج من بطونها شراب مختلف ألوانه فیه شفاء للناس الآیة. ترجمہ:شہد کی مکھیوں کے پیٹ سے مختلف رنگوں کی شربت(شہد) نکلتا ہے جس میں لوگوں کیلئے(مختلف بیماریوں سے) شفاء(دوا) ہے۔

قرآن وحدیث کی مذکورہ بالا اقتباسات سے اس امر کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں لاتعداد امراض پیدا کیئے ہیں اور ہر بیماری کی دوائی کا بھی انتظام فرمایا ہے،نیز اس بات کا بھی پتہ چلا کہ علاج کرانا توکل کے خلاف نہیں بلکہ عین سنت ہے۔

آج کے دور میں بھی ہمارے اردگرد کے ماحول میں مختلف قسم کے متعدد بیماریوں کا جال پھیلا ہوا ہے جن میں اکثر بیماریاں انتہائی خطرناک ومہلک ہیں جو یا تو انسان کی زندگی کا بالکل خاتمہ کردیتی ہے یا پھر اس کو زندگی بھر کے لیے اپاہج ومعذور کرکے دوسروں کا دستِ نگر بنادیتا ہے۔مثلاً پولیو،چیچک،یرقان،بخار،ملیریا،نزلہ،زکام،خناق،تشنج،کھالی کھانسی اور ایڈز وغیرہ مختلف مشہور بیماریوں کے نام ہیں۔یہ تمام بیماریاں مختلف قسم کی خوردبینی جانداروں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں ان خوردبینی جانداروں میں وائرس،بیکٹریا اور ایلجی وغیرہ شامل ہیں۔یہ خوردبینی جاندار انسان کی روزمرہ زندگی کو کئی طرح سے متاثر کرتے ہیں کہ ان میں سے بعض تو جسمِ انسانی کے لئے فائدہ مند بھی ہیں جبکہ کچھ نقصان دہ ہیں۔عالمی سطح پر ان متعدی امراض کے خلاف کوششیں کی جارہی ہیں جس میں چیچک وغیرہ جیسی بعض بیماریوں کا دنیا سے خاتمہ کردیا گیا۔جبکہ بعض بیماریوں کے خلاف ابھی جدوجہد جاری ہے ان امراض میں سے پولیو مرض بھی ہے جس کا پاکستان،افغانستان،ہندوستان اور صومالیہ کے علاوہ باقی دنیا سے تقریباً خاتمہ کردیا گیا ہے۔

زیرِ مطالعہ کا مضمون چونکہ پولیو سے متعلق ہے لہٰذا اس کی تعریف،اثرات اور اس کے بارے میں دیگر تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

وائرس (virus) سے پھیلنے والی بیماریاں:۔

پولیو، خسرہ، چیچک، نزلہ زکام، یرقان اور ایڈز وغیرہ مختلف قسم کے وائرس سے پھیلنے والی بیماریاں ہیں۔

۱۔ پولیو کی تعریف: پولیو وائرس سے پھیلنے والی ایک بیماری ہے یہ وائرس پانی سے منتقل ہوتا ہے نیز پولیو کے وائرس کی مریض کی جسم سے ناک، منہ اور گلے سے خارج ہونے والی رطوبتوں اور فضلات کے ذریعے نکلتے ہیں۔ یہ وائرس مختلف طریقوں سے خوراک وغیرہ کی اشیاء میں خوراک کی نالیوں کے ذریعے جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ وہاں سے خون کی نالیوں میں داخل ہوکر آخر کار اعصابی نظام میں پہنچتے ہیں۔ اور اعصابی خلیوں کو تباہ کر کے بچوں کی معذوری کا باعث بنتے ہیں۔ اس مرض میں عموماً بچے ہی مبتلا ہوتے ہیں تاہم بڑے بھی اس میں مبتلا ہو سکتے ہیں

۲۔ وائرس کیا ہے؟ طبی محققین کی تحقیق کے مطابق وائرس جاندار اور بے جان کے درمیان ایک مخلوق ہے جس کا جسم نہ تو خلوی ہے اور نہ ہی خلیے جیسے اجزائے تنظیم کا حامل ہے۔ وائرس میں خود اس بات کی صلاحیت نہیں کہ وہ نشو ونما پائے یا نسل بڑھائے بلکہ وائرس جسم کے اندر موجود میزبان خلیے کے اندر داخل ہوکر اس کی خلوی مشینری پر قابض ہوکر ہی عمل تولید کر سکتے ہیں۔ بالفاظ دیگر وائرس ایک مفت خور کی حیثیت سے دوسرے خلیوں میں رہ کر زندہ رہ سکتے ہیں زندہ خلیوں سے باہر رہ کر ان کی حیثیت بے جانوں جیسی ہوتی ہے جہاں وہ قلمی شکل اختیار کر لیتے ہیں، وائرس عملاً ہر قسم کی جانداروں میں موجود ہو سکتے ہیں۔

وائرس کی شکل: وائرس میں نہایت باریک قسم کے ذرات ہیں، جن کا سائز 10 سے 450 نانو میٹر (NM) کے درمیان ہوتا ہے، انہیں صرف الیکٹرانی خوردبین سے دیکھا جا سکتا ہے۔ وائرس گول، ڈنڈا نما یا قلمی نما، کثیر پہلو یا مینڈک کے لاروے جیسی شکل کے ہوتے ہیں۔ پولیو اور ایڈز کے وائرس گول شکل کے ہوتے ہیں۔

۳۔ پولیو وائرس کے اقسام:۔

پولیو وائرس تین قسم کے ہوتے ہیں۔ جنہیں p3. p2 . p1 وائرس کہتے ہیں۔ پانچ سال کے بچوں تک یہ بیماری بڑی آسانی سے لگتی ہے

ابتدائی علامات:۔

بیماری کی ابتداء میں بچے میں زکام، بخار، سر درد، بدہضمی، الٹیاں، گردن اور کمر میں درد، ہاتھ پاؤں کی سختی، عضلات میں تناؤ جیسی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ جب وائرس کا حملہ شدید ہو تو ریڑھ کی ہڈی کے حرام مغز پر اس کا اثر ہوتا ہے جس کی وجہ سے ٹانگوں اور نظامِ تنفس پر فالج کا حملہ ہوتا ہے۔ اور بیماری کے یہ اثرات انسانی جسم میں جراثیم کے داخلے کے بعد 7 سے 14 دنوں میں ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

اثرات:۔

بیماری کی ابتدائی علامات مکمل ہونے کے بعد پولیو کا شکار بچہ یا تو فوراً مر جاتا ہے یا زندگی بھر کے لیے معذور ہو جاتا ہے چونکہ جدید تحقیق سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ پولیو کے وائرس حرام مغز کے نچلے حصے یعنی Lumbe رspin کو زیادہ متاثر کرتا ہے لہذا پولیو زدہ بچوں کو اکثر پاؤں، ٹانگوں سے معذور مفلوج ہونے کا مستقل عارضہ لاحق ہوتا ہے۔

علاج:۔ درجہ ذیل طریقوں سے پولیو کے مریض کا علاج کیا جا سکتا ہے:۔

1۔ فزیوتھراپی کے ذریعے متاثرہ عضلات کو ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔

2۔ بین الاقوامی سطح پر عالمی ادارہ صحت کی طرف سے دوسرے کئی متعدی اور جان لیوا بیماریوں کیلئے ویکسینیشن کے سلسلے ہیں محکمہ صحت کا EPI کے نام سے دوسرے ممالک کی طرح پاکستان میں بھی کام جاری ہے جس کو تامین کاری veccination کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس کیلئے محکمہ صحت سے منسلک الگ شعبہ EPI کے نام سے کام کرتا ہے۔ اس کا veccination کے لحاظ سے ایک الگ شیڈول ہے اس میں polio ویکسین بھی شامل ہیں جو (OPV) یعنی Oral Polio Veccine کے نام سے جانا جاتا ہے

پولیو ویکسین دو طرح کی ہوتی ہیں:۔

(1) سبلین ویکسین:۔ یہ ویکسین عام استعمال ہوتی ہے جو عموماً اور ہر جگہ قطروں کی صورت میں پلائی جاتی ہے۔

پولیو کے قطروں کا طریقہ استعمال:۔

طبی ماہرین کے مطابق پیدائش سے چار ماہ تک چار دفعہ پولیو کے قطرات متواتر بچوں کو پلانا چاہیے اور پھر 5 سال تک پر پولیو مہم کے دوران بچوں کو یہ قطرات پلانا ضروری ہے۔

طبی ماہرین کے مطابق اس سے مریض کو پوری زندگی کے لیے انشاء اللہ پولیو سے تحفظ مل سکتا ہے۔ جبکہ پولیو کے قطرات سے غفلت کی صورت میں جسمانی معذوری اس کا بدیہی نتیجہ ہوتا ہے۔

عام معمول کے مطابق بچوں کو پانچ سال تک ویکسین کو دو قطروں کی صورت میں منہ میں دی جاتی ہیں۔ یہ ویکسین بعینہ وہی polio کے جراثیم ہوتے ہیں مگر نیم مردہ حالت میں ہوتے ہیں۔ یہ جراثیم کوئی بیماری پیدا نہیں کرسکتی مگر بدن میں داخل ہو کر اس کے مدافعتی نظام کو کام میں لاتی ہے۔ اور اس طرح جسم میں پولیو کے خلاف کام کرنے والے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ بعد میں اگر پولیو کے وائرس بدن پر حملہ آور ہوں تو پہلے سے مضبوط مدافعتی نظام اسے اندر ہی اندر ختم کر دیتا ہے۔

(2):۔ سالک ویکسین:۔ یہ ویکسین ٹیکے کی صورت میں لگائی جاتی ہے۔

حفاظتی ٹیکے کیا ہیں؟

دنیا بھر میں پولیو سمیت مختلف بیماریوں سے بچاؤ کے لیے حفاظتی ٹیکوں کا استعمال ایک بہترین حکمت کے طور پر مستعمل ہے۔

یہ ٹیکے مختلف متعدی بیماریوں کے خلاف انسانی جسم کے مدافعتی نظام کو فعال بناتے ہیں۔انہی ٹیکوں کی بدولت پولیو، خناق، کالی کھانسی، حسرہ، یرقان، طاعون، ٹی بی، میادی بخار اور دوسری خطرناک بیماریوں پر بہت حد تک قابو پالیا گیا ہے۔بہت سے ممالک میں حفاظتی ٹیکے پیدائش کے فوراً بعد بچوں کو مہلک بیماریوں کے توڑ اور حفاظتی اقدامات کے تحت لگائے جاتے ہیں۔اور ان میں اکثریت کو سکول جانے کی عمر تک پہنچنے سے قبل ہی کئی ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔اور ٹیکہ لگاتے وقت بچے کو جو تھوڑی سی تکلیف پہنچتی ہے وہ موذی بیماریوں سے لاحق پیچیدگیوں سے نجات کا واحد ذریعہ ہے۔یہ ٹیکے بچوں اور بڑوں کے لیے یکساں مفید ہیں۔

حفاظتی ٹیکوں کی کارکردگی طبی محققین کی نظر میں:۔

طبی محققین کی تحقیق کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسان کو بیماریوں سے بچانے کے لیے اس کے جسم میں ایک نہایت فعال نظام بنا رکھا ہے۔جب بھی کسی بیماری کے جراثیم انسانی جسم پر حملہ آور ہوتے ہیں تو یہی نظامِ مدافعت جسمانی صحت کی دفاع کے لیے کام شروع کر دیتا ہے۔جب یہ جراثیم پر غالب آتا ہے تو انسانی جسم کو بیماری لاحق نہیں ہوتی لیکن اگر بیماری کے جراثیم اس نظام پر غالب ہو کر اس کو مغلوب بنا دے تو اس کا نتیجہ بیماری کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

حفاظتی ٹیکوں کے ذریعے کسی خاص بیماری کے نیم مردہ جراثیم کو انسانی جسم میں داخل کیا جاتا ہے۔یہ جراثیم بیماری کو پیدا کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوتے تاہم جسم کے اندر پہنچنے پر اس کا مدافعتی نظام اس کے خلاف کام شروع کر دیتا ہے اور نتیجتاً وہ مدافعتی نظام اس حد تک مضبوط ہو جاتا ہے کہ جسم میں داخل ہونے والے دوسرے جراثیم پر پل بھر میں قابو پانے کے قابل بن جاتا ہے۔

حفاظتی ٹیکوں کے فوائد:۔

حفاظتی ٹیکے متعدی اور جان لیوا بیماریوں سے چھٹکارا پانے کا ایک مفید اور نہایت ہی سستا طریقہ ہے اس کے ذریعے لوگ بیماریوں اور اس کی تکالیف سے بچ جاتے ہیں۔نیز اس کے ذریعے بیماریوں کے علاج پر ہونے والے اخراجات سے جان چھوٹ جاتی ہے۔انہی ٹیکوں کی بدولت انسان نہ صرف خود بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے بلکہ ان کا استعمال کر کے وہ اپنے خاندان، دوستوں اور قریب رہنے والوں کو بھی اس سے بچا سکتا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ طبی تحقیق کے مطابق حفاظتی ٹیکوں کے استعمال کرنے والے انسان سے کوئی بیماری دوسروں کو منتقل ہونے کا خطرہ تقریباً ٹل جاتا ہے۔اسی طرح اگر کسی معاشرے یا قوم کی اکثریت ٹیکوں کا استعمال کرے تو وہ تمام معاشرے کے لیے لاحق بیماریوں کے خطرہ کو کم کر دیتے ہیں۔

پولیو سے بچاؤ کے احتیاطی تدابیر:۔

(ا) سب سے پہلی احتیاطی تدبیر یہ ہے کہ جیسے ہی بچے میں اس مرض کی ابتدائی علامات نزلہ، زکام، کھانسی، سر درد اور الٹیاں وغیرہ نمودار ہوں فوراً علاج کرانا چاہیے۔

(۲) چونکہ طبی نقطہ نظر سے پولیو ایک متعدی مرض ہے۔لہٰذا ایسے مریض کو فوراً باقی تندرست بچوں سے الگ کرنا چاہیے۔
(۳) اگر کسی عورت کے ہاں ایسے بچے پیدا ہوتے ہیں کہ پیدائش کے چند ماہ بعد یا ایک دو سال بعد وہ تواتر کے ساتھ پولیو مرض کے شکار ہو جاتے ہیں تو ایسی عورت کا علاج ضروری ہے۔
(۴)۔ماحول کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے تاکہ پولیو کے وائرس پیدا نہ ہوں۔
(۵)۔اگر پولیو سے متاثر بچہ ماں کا دودھ پیتا ہو تو اس کی ماں کو زود ہضم ہلکی غذائیں اور تازہ میوہ جات کھلائے جائیں۔

ایک سوال اور اس کا جواب:۔

پولیو ویکسینیشن کے بارے میں ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب OPV(Oral polio vaccine) کا شعبہ ہر صوبے کے مختلف اضلاع میں کام کر رہا ہے اور تمام بچوں کو معمول کے مطابق OPV ملتی رہتی ہے تو پھر پولیو کے خاتمے کیلئے بار بار یہ مہم کیوں چلائی جاتی ہے شعبۂ OPV کے ذمہ دار حضرات اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ معمول کے مطابق بچوں کو جو پولیو ویکسین دئے جاتے ہیں وہ opvo.opv1. opv2. opv3 ہے جو کہ دوسرے تمام ویکسین کے ساتھ دیے جاتے ہیں درحقیقت یہ خوراکیں عام طور پر بہت تھوڑی ہوتی ہیں۔جس ملک میں یہ بیماری عام ہوتی ہے وہاں پر بچوں کو معمول کے خوراکوں کے علاوہ مزید بہت ساری خوراکیں دینی لازمی ہوتی ہیں اور 5 سال کی عمر تک کے بچوں کو ایسی صورتحال میں کم از کم 20،25 خوراکیں دینے کی ضرورت ہوتی ہے

پولیو ویکسینیشن کے بارے میں چند غلط فہمیاں:۔

پولیو ویکسین کے بارے میں بعض لوگوں نے عوام الناس میں مختلف قسم کی بے اصل و بے بنیاد باتیں مشہور کر کے ان کو ذہنی تردّد میں مبتلا کیا ہیں مثلاً ان عناصر کا کہنا ہے کہ پولیو کی دوائی مغرب سے آتی ہے اور اس میں مختلف قسم کی مضرِ صحت اشیاء استعمال کی جاتی ہے۔جس کی وجہ سے یہ دوائی براہِ راست انسان کے جنسی نظامِ تولید پر اثر انداز ہوتی ہے اور جن بچوں کو پولیو کے قطرے پلائے گئے ہو جب یہ بڑے ہو جائے تو پھر یا تو سرے سے بچے پیدا نہیں کر پاتے یا نرینہ اولاد سے محروم ہوتے ہیں۔اسی طرح بعض لوگوں نے یہ کہانی گھڑی ہے کہ پولیو کے قطرے بندر، خنزیر اور چوہے وغیرہ جیسے حرام جانوروں کی چربی سے تیار کیے جاتے ہیں۔

مذکورہ بالا غلط فہمیوں کا تجزیہ:۔

پولیو ویکسین کے بارے مذکورہ بالا غلط فہمیوں پر سرسری نظر ڈالتے ہی ایک حقیقت شناس شخص کے لیے اس بات کا اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ یہ بے بنیاد باتیں نہ از روئے شریعت صحیح ہیں اور نہ از روئے مشاہدہ۔کیونکہ سائنسی ترقی سے اب ہر دوائی کے اجزاء ایک کھلی و واضح حقیقت بن گئی ہے یہ بات تقریباً ناممکن سی ہوگئی ہے کہ کسی دوائی کے کسی جز کو چھپایا جاسکے کیونکہ کسی بھی دوائی کو مارکیٹ میں متعارف کرنے سے پہلے بین الاقوامی اور ملکی سطح پر اس کی اسکریننگ کی جاتی ہے اور ہزاروں تجربوں اور لیبارٹری تجزیوں کے بعد اس کو

عام استعمال میں لانے کی اجازت دی جاتی ہے نیز اس بات پر کوئی پابندی نہیں کہ کسی بھی دوائی کا کسی بھی وقت لیبارٹری سے تحقیق کرا کر اس کے اجزائے ترکیبی معلوم کیے جاسکے۔لہٰذا یہ کہنا کہ یہ دوائی مغرب سے آتی ہے اور اہلِ مغرب اس میں مضرِ صحت اشیاء شامل کرتے ہیں اس کی کوئی حقیقت نہیں کیونکہ اگر مغرب والے مضرصحت اشیاء دوائیوں میں شامل کرے تو پھر کیا وجہ ہے؟ کہ وہ صرف پولیو ویکسین ہی میں یہ مضر اجزاء شامل کرتے ہیں دوسری دوائیوں میں کیوں وہ اس طرح کے اجزاء شامل نہیں کرتے حالانکہ کسی کو بھی اس بات سے انکار نہیں کہ پولیو کے علاوہ دیگر مختلف بیماریوں مثلاً دل، بلڈ پریشر، شوگر، یرقان وغیرہ کی دوائیاں مغرب ہی نے ایجاد کی ہے بلکہ بنی بنائی حالت میں وہاں سے ہم تک پہنچتی ہے۔اس طرح یہ بھی عام مشاہدے کی بات ہے کہ ہمارے اردگرد کے ماحول میں ایسے لاکھوں صاحب اولاد لوگ موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے زنانہ اور مردانہ اولاد جیسی نعمت سے نوازے گئے ہیں حالانکہ ان کو بچپن میں پولیو ویکسین دی گئی تھی۔لہٰذا یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ پولیو ویکسین کا ضبط ولادت سے کوئی دور کا واسطہ بھی نہیں۔

پولیو ویکسینیشن کا شرعی جائزہ:

پولیو ویکسینیشن کے بارے میں شریعتِ مطہرہ کیا کہتی ہے؟ اس سوال کا جواب معلوم کرنے کیلئے چند تمہیدی باتوں کا جاننا ضروری ہے:۔

(۱)۔مفتی یعنی کس چیز کا شرعی حکم بتانے والے کے لیے ضروری ہے کہ کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینے سے پہلے تمام متعلقہ ممکنہ تحقیقات کر کے اپنے آپ کو مکمل طور پر مطمئن کرلے محض اٹکل اور اندازے سے ہرگز جواب نہ دے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب شرح عقود رسم المفتی میں علامہ خیر الدین رملی کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔وفی آخر " الفتاوی الخیریة": ولا شكَّ أن معرفة راجح المختلف فيه من مرجوحه ومراتبه قوة وضعفاً. هو نهاية آمال المشمّرين في تحصيل العلم . فالمفروض على المفتي والقاضي التثبّتُ في الجواب وعدم المجازفة فيها ؛ خوفاً من الافتراء على الله بتحريم حلال وضده (شرح عقود رسم المفتی ص ۵۰)

ترجمہ:۔مختلف فیہ مسائل میں راجح مرجوح کو پہچاننا اور قوی وضعیف کا جاننا علمِ فقہ کی تحصیل میں پائنچے چڑھانے والوں کی آخری آرزو ہے۔مفتی اور قاضی کے لیے فرض ہے کہ تحقیق کے بعد جواب دیں اٹکل اور اندازے کے ساتھ جواب دینے سے بچے۔ حلال کو حرام یا حرام کو حلال کرکے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے سے ڈریں۔

(۲)۔اصولِ افتاء میں ہے کہ اگر مسئلہ علم طب (میڈیکل) سے متعلق ہو اور اس کے جواز وعدمِ جواز کے بارے میں فتویٰ دینا ہو تو پہلے کسی ایسے ماہر ڈاکٹر سے تحقیقات کرائی جائے جو متشرع، دیندار اور متبع سنت شخص ہو اور پھر انہی تحقیقات کی روشنی میں علمِ طب کا مسئلہ بتا دیا جائے۔

مذکورہ بالا تمہیدات کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ پولیو ویکسینیشن ایک خالص طبّی بحث ہے لہٰذا دیندار اور ماہر ڈاکٹرز کی

تحقیقات کی روشنی میں جواز وعدم جواز کا فتوی جاری کیا جائے گا۔اور چونکہ پولیو ویکسین کے بارے میں اب تک کی گئی تمام لیبارٹریز تحقیقات کا حاصل یہی نکلا ہے کہ اس میں کوئی مضرِ صحت یا ممنوع من حیث الشریعۃ اشیاء کا استعمال ہر گز نہیں کیا گیا ہے، لہذا پورے وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ پولیو ویکسین ازروئے شریعت نہ صرف جائز ہے بلکہ مستحسن اور ایک اچھا اقدام ہے، نیز شریعت میں ہرسنی سنائی بات کو تحقیق کیے بغیر بیان کرنے سے منع کیا گیا ہے۔حدیث شریف میں آتا ہے''کفی بالمرء کذباً أن یحدّث بکل ما سمع ''ترجمہ:۔آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ ہرسنی سنائی بات بیان کرے۔خصوصاً جبکہ اس کا تعلق ایک ایسے معاملے کے ساتھ ہو جس میں کسی انسان کے موت وحیات یا صحت وبیماری کا سوال ہو۔

لہذا پولیو ویکسین کے بارے میں جتنی بھی بے بنیاد باتیں مشہور ہیں، اس پر کان دھرنے یا بیان کرنے سے بالکلیہ گریز کیا جائے، کیونکہ اگر خدانخواستہ ہمارے کہنے پر کسی بچے کے والدین پولیو ویکسین کے استعمال سے غفلت برتتے پر وہ بچہ عمر بھر کے لیے معذور ہو جائے تو متعلقہ والدین کے ساتھ ہم سے بھی اس کے بارے میں ضرور باز پُرس ہوگی۔اسی طرح پولیو ویکسین جیسی طبی دوائی پر دیندار ڈاکٹروں کی تحقیق کے بجائے محض اپنے گمان کے مطابق رائے دینا سراسر ناانصافی ہوگی، حکم قرآنی کے مطابق گمان کے پر پیچ راستوں پر چلنے کی بجائے تحقیق کے راستے کے راہرو بن کر زندگی کا سفر طے کرنا چاہیے۔

''إیاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث اور یا ایھا الذین آمنوا إن جاء کم فاسق بنبإ فتبیّنوا'' کی عملی تفسیر بن کر زندگی گزارنی چاہیے۔

یہی وجہ ہے کہ ام المدرس دار العلوم دیوبند سمیت برصغیر کے تقریباً تمام مستند دارالافتاؤں نے پولیو ویکسین کے حق میں فتاوی جاری کر کے اس کو ازروئے شریعت جائز قرار دیا ہے بلکہ اُن میں سے اکثر نے ترغیبی بیانات بھی جاری کر دیے ہیں، جن میں انہوں نے والدین پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو پولیو کے قطرے ضرور پلائے۔اور آج تک اندرون وبیرون ملک کسی بھی مستند دارالافتاء نے ایسا فتوی جاری نہیں کیا ہے جس میں پولیو قطرات کی حرمت بیان کی گئی ہو۔

نیز اس سلسلے میں قومی ادارہ برائے تحقیق وترقی (NRDF) کی کاوشیں قابلِ تحسین ہیں جو ایک عشرے سے زیادہ عرصے سے ماں اور بچے کی صحت، پولیو اور دوسرے موذی امراض کے روک تھام اور خاتمے کے لیے کوشاں ہیں۔وہ اپنی تمام کوششوں کو بار آور بنانے کے لیے معاشرے میں علماء کے کردار کو فعال بنانے کے سلسلے میں اپنے تمام اسباب کو بروئے کار لاتے ہیں، کبھی ضلعی سطح پر جبکہ کبھی صوبائی سطح پر مختلف قسم کے ورکشاپ قائم کر کے ملک کے جید علماء کرام کو دعوت دیتے ہیں۔

حال ہی میں پولیو سے متعلق کئی پروگرام منعقد کر کے بہت سارے علماء کرام کو مدعو کیا گیا اور علماء کے اس اجتماع کا واحد مقصد یہی تھا کہ چونکہ علماء کرام معاشرے میں عام مقبولیت رکھتے ہیں لہذا پولیو قطرات کے حق میں اُن کی تائیدات عوام الناس کے ذہنوں سے پولیو ویکسین کے بارے میں مختلف قسم کی غلط فہمیاں دور کرنے کا ایک مؤثر سبب بن سکتا ہے۔

اِن میں سے ایک پروگرام ضلع بنوں میں مختلف شعبہ جات پر شامل دینی ادارہ جامعہ المرکز الاسلامی ضلع بنوں کے مقام پر مولانا سید نسیم علی شاہ صاحب رئیس جامعۂ ھذا کی زیر صدارت منعقد کیا گیا جبکہ پولیو کے بارے میں علماء کا دوسرا بڑا اجتماع پشاور یونیورسٹی میں شیخ زید اسلامک سینٹر کے مقام پر منعقد کیا گیا جس میں اندرون و بیرون ملک ڈاکٹر حضرات سمیت ملک کے دور دراز علاقوں سے علماءِ دین کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔

کانفرنس میں شریک تمام علماء کرام نے نہ صرف یہ کہ پولیو قطرات کو از روئے شریعت جائز اور ہر قسم کی مضرِ صحت اشیاء سے پاک قرار دینے والی تحقیقات پر اطمینان کا اظہار فرمایا بلکہ اکثر علماءِ کرام نے عوام الناس کی ترغیب کے لیے کانفرنس ہال ہی میں بالفعل کئی بچوں کو اپنے ہاتھوں سے پولیو قطرات پلائے۔

کانفرنس میں شریک علماء کرام کے تقاریر سے چند اقتباسات:۔

ا۔حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب:۔

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی أما بعد ،،

(۱) میں ان حضرات کا سپاس گزار ہوں جنہوں نے مجھے بھی اس اہم اجلاس میں شرکت کی سعادت سے نوازا۔ یہ موضوع جو پولیو کے بارے میں ہے، یہ مدت سے اس ملک میں لوگ اعتراضات کر رہے ہیں پہلے مجھے بھی اس کے بارے میں شرحِ صدر نہیں ہوا تھا، سوڈان کے کوئی ڈاکٹر اور مصر کے کئی ڈاکٹر میرے پاس آئے تو میں نے کہا کہ آپ پر لوگوں کے اعتراضات ہیں، سب سے اہم اعتراض یہی تھا کہ یہ ایسی ایک نقطے کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں۔ دنیا میں کئی قسم کی بیماریاں ہیں۔ تو لوگوں کا اعتراض تھا کہ ممکن ہے کہ ان میں اس قسم کی دوائی بھی ہو جو نسل کشی کے مترادف ہو، پھر الحمد للہ مختلف رسالوں میں بھی اس کے جواز کی تحریریں آئیں۔

(۲) پھر مجھے عرب علماء نے یوسف الزرقاوی کے بیانات بتا دیے یوسف الزرقاوی آج کل دنیا میں ایک معتمد عالم ہے قرآن وحدیث سے باخبر، اس نے کہا کہ اس میں کوئی مضر چیز نہیں ہے۔ میں نے دو تین دفعہ مختلف جلسوں میں کہا کہ اس میں کوئی مضر چیز نہیں ہے تو اب بھی میں یہی کہتا ہوں کہ لوگوں کے یہ کوششوں کے سلسلے میں شکر ہے اور یقیناً ہر ایک انسان چاہتا ہے کہ اس کے ہاتھ سے کسی کو بھلائی ملے۔"ارحموا من فی الارض یرحکم من فی السماء " ترجمہ: تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والے تم پر رحم کریں گے اور پھر بچے تو ایک قیمتی سرمایہ ہے تو بچوں کی حفاظت کے لیے یہ بہت بڑا کام ہے۔

(۲) ڈاکٹر مولانا محمد زبیر اشرف عثمانی صاحب:۔

نحمده ونصلی علی رسوله الكريم

(۱) یہ میرے لئے بڑی سعادت کی بات ہے کہ میں علماء کرام کے اس مجمع میں یہاں شریک ہوں اور خاص طور پر خیبر پختونخوا کے جید اور بڑے علماء کرام جو یہاں پر موجود ہیں۔ ان کے درمیان میری موجودگی میرے لئے باعث سعادت ہے۔ موضوع

بھی ایسا ہے جو خالصتاً ایک انسانیت کے حوالے سے ہے۔جس کی تعلیمات نبی کریم ﷺ نے بھی فرمائی۔قرآن پاک نے بھی فرمائی اور وہ کسی ڈھکی چھپی نہیں ہے۔موضوع یہ اتنا اہم ہے کہ نبی کریم ﷺ کے احادیث کو اگر دیکھے۔آپ ؐ کی اگر تعلیمات کو دیکھے تو نظر آتا ہے۔ کہ پولیو کی یہ تحریک اور اس جیسی دوسری بیماریوں کی تحریکیں یہ قرآن وسنت کے عین مطابق بھی ہے۔اور انسانیت اور صحت کے حوالے سے ضروری بھی ہے۔

(۲) آج یہ سن کر بڑا افسوس اور بڑی حیرت بھی ہوئی کہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے جو وسائل عطا فرمائیں ہیں۔اس کے باوجود آج دنیا میں سب سے بڑی بیماری، دنیا کی ایک خوفناک ترین بیماری جو پولیو ہے وہ آج ہمارے پاکستان میں سب سے highlevel پر چل رہی ہے یعنی ابھی جو انہوں نے دچارٹ دیکھائے اس چارٹ کا حاصل یہ ہے کہ اس وقت ہمارا لیول بڑھ رہا ہے کم نہیں ہو رہا۔ دوسرے ملکوں میں تو کم ہو رہا ہے، ہمارے ملک میں بڑھ رہا ہے یہ پولیوں بیماری ایسی خوفناک بیماری ہے ابھی مجھے حقانی صاحب فرما رہے تھے راستے میں کہ یہ بیماری ایسی ہے کہ یہ بہت دور تک پھیلی ہوئی ہے کہ دس کلومیٹر تک اس کے اثرات چھوڑ کر جاتے ہیں اگر ہم کو اپنے بچوں سے محبت ہے تو محبت کا پہلا تقاضہ یہ کہ ہم اپنے بچوں کی صحت کا خیال رکھے تو اسلام کے خلاف حکم نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو عین اسلام کا حکم ہے۔اصل چیز غفلت ہے غفلت ہمیں دنیا میں بھی مارتی ہے۔غفلت ہمیں آخرت میں بھی مارتی ہے۔ہم اگر دنیا کی معاملات سے غافل ہونگے جو جائز معاملات ہیں۔ہم اس میں بھی نقصان کے شکار ہونگے ۔اور غفلت شکار اگر ہم آخرت کے معاملات میں ہوئے تو ہم آخرت کے اندر بھی نقصان اور گناہ کے شکار ہونگے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ معاملہ ہم سب کیلئے بہت خاص اہمیت کا حامل ہے۔

ہمارے ہاں دارالعلوم کراچی میں یہ مسئلہ آیا کہ پولیو کے بارے میں ہم نے اپنے طور پر تحقیقات کروائیں۔پولیو کے بارے میں یقیناً کسی کو کوئی اختلاف نہیں کہ یہ جائز ہے یا ناجائز، یہ مسئلہ نہیں ہے۔ پولیو کے اندر البتہ غفلت ہوتی ہے کہ ہم اپنی بچوں کی ویکسینیشن وقت پر نہیں کرتے، علاج وقت پر نہیں کرواتے۔تو جب یہ مسئلہ آیا تو پولیو کے بارے میں ایک عام تاثر یہ تھا کہ میرے بھی جب اپنے بچے چھوٹے تھے اور جب میں ان کی ویکسینیشن کرواتا تھا تو مجھ سے بہت لوگوں نے جملہ کہا کہ ان دوائیوں میں ایسی چیز ڈھلی ہے جو کہ تولید کے عمل پر اثر انداز ہوتی ہے، لیکن ڈاکٹر نے کہا کہ ہمارے معلومات کے مطابق اس میں کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی، ہمارے ہاں بھی ڈاکٹروں نے رپورٹ دی کہ اس کے مدارج ہیں شروع کے اندر پہلے مہینے دوسرے مہینے تیسرے مہینے، پانچ سال تک یہ سلسلہ چلتا ہے تو کہیں اس میں ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی۔تو بعد میں دارالعلوم کراچی سے ہمارے ہاں فتویٰ جاری ہوا کہ ہماری رپورٹ اور تحقیقات کے مطابق اس کے اندر کوئی نقصان دہ چیز شامل نہیں۔لیکن لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات رہتی ہے کہ مبادا اس کے اندر ایسی چیز نہ ہو، اس لئے بہت سے لوگ اس کے حامی نہیں ہیں۔اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک میں جو لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے کچھ تو علاج معالجے سے غفلت، کچھ تعلیم کی کمی اور کچھ یہ عنصر بھی شامل ہے کہ ذہنوں میں یہ بات رہتی ہے کہ اس کے اندر مضر صحت اشیاء شامل ہیں۔تو میں نے جیسے عرض کیا تھا کہ دارالعلوم کراچی میں تو الحمدللہ ہماری تحقیق یہ رہی کہ اس میں ایسا معاملہ نہیں ہے۔

حضرت شیر علی شاہ صاحب نے بھی یہ بات فرمائی اور ڈاکٹر یوسف قرضاوی جو ایک بڑے عالم ہیں۔ انہوں نے بھی یہ بات ارشاد فرمائی لیکن یہ بات ہمارے ان اداروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس تاثر کو زائل کرنے کی کوشش کریں اور میری Request بھی یہ ہے۔ اور ان سے درخواست بھی یہ ہے کہ ایسی اجتماعات کے اندر ڈاکٹرز اپنے تحقیقات لوگوں کو بتائیں، اس کے اندر یہ اجزاء شامل ہیں اور یہ اجزاء نقصان دہ نہیں ہیں جس پر کہا جائے کہ عوام الناس کو اس سلسلے میں educate کیا جائے تو یہ تاثر انشاء اللہ ضائع ہو جائیگا۔

(۳) مولانا حمد اللہ جان صاحب کے پشتو تقریر کے چند اقتباسات کا اُردو ترجمہ:۔

نحمده ونصلى على رسوله الكريم، امّا بعد

(۱) قابلِ احترام سامعین:۔ ہمارے یہ بچے قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں جس کو ہم پشتو میں بُز غلے کہتے ہیں اور لوگ ہر چیز کے بز غلے کے ساتھ محبت کرتے ہیں جس کی صفائی ستھرائی کرتے ہیں سردی، گرمی سے بچاتے ہیں اور وقتاً فوقتاً پانی دے کر سیراب کرتے ہیں۔

(۲) یہ جتنی بھی باتیں ہوئی ان سب کا مقصد عمل کرنا ہے حضرت امام شافعیؒ سے ان کے استاد حضرت امام وکیعؒ فرماتے ہیں **يا شافعي اجعل علمك ملحًا وعملك دَقيقًا** چونکہ آٹا زیادہ ہوتا ہے اور نمک کم، لہٰذا علم اگر چہ کم ہو لیکن عمل زیادہ ہونا چاہئے یہ جتنی بھی باتیں ہوئی پشتو، اُردو، عربی اور انگریزی میں، ان سب کا مقصد یہ پیغام دینا ہے کہ اس (پولیو ویکسین) میں کوئی ناجائز چیز نہیں اور اس کا استعمال کوئی ناجائز کام نہیں بلکہ جائز اور اپنے بچوں کی نجات کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ علماء فرماتے ہیں کہ دوائی، علاج دو قسم پر ہیں۔ ا۔ لاحق شدہ مرض کے ازالے کے لیے۔ ۲۔ حفظ ماتقدم کے طور پر یعنی ابھی تک متعلقہ بیماری لاحق نہیں ہوئی ہے لیکن اس سے بچنے کے لیے دوائی استعمال کی جائے۔

(۴) ڈاکٹر محمد رفیق صاحب:۔

پولیو (موذی) بیماری ہے جو ایک انسان سے دوسرے انسان کو لگتی ہے اور خاص کر یہ بیماری بچوں کو لگتی ہے اور اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ یہ بچوں کو مستقل معذور کر دیتا ہے ایک پاؤں کو بھی معذور کر سکتا ہے اور دونوں پاؤں کو بھی معذور کر سکتا ہے۔ دونو پاؤں اور دونوں ہاتھ بھی معذور کر سکتا ہے۔ اور پورا جسم بھی معذور کر سکتا ہے اور اس سے بڑھ کر موت بھی واقع کر سکتی ہے۔ خاص طور پر بچوں میں ہم نے بشمول پوری دنیا کے انیس سو اٹھاسی (1988) میں ایک قانون مان لیا کہ ہم اس دنیا سے چیچک کی طرح پولیوں کی بیماری کو بھی ختم کر دینگے اور پاکستان اُس میں دستخط کر گیا اور دُنیا نے اس پر کاوشیں شروع کر دیں، اور گزشتہ انیس سالوں میں تقریباً دو ارب بچوں کو پولیو کے قطرے دی جا چکے ہیں اور پچاس لاکھ سے زیادہ بچوں کو۔ سائنس یہ کہتا ہے کہ اگر قطرے نہ دئے جاتے تو یہ اپاہج ہو جاتے تو وہ اپاہج سے بچایا گیا۔ سائنس یہ کہتا ہے اور یقینی طور پر جو پچاس لاکھ بچے معذور ہوئے تو انہیں تقریباً بارہ لاکھ اموات بھی واقع ہوئی اگر یہ سابقہ تاریخ کو دیکھی جائے۔ آپ سوچتے ہونگے کہ ہم پولیو مُہم کیوں کرتے ہیں؟ اور اس کی کیا ضرورت ہے؟ ہم ہر بار جو پولیو مُہم کرتے ہیں آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہم ہسپتالوں میں سے بھی مُہم چلائیں اور پورے پاکستان میں بھی۔ ایک ساتھ یہ مُہم چلانے کا کیا مقصد ہے؟ تو اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ سوفی صد بچوں تک یعنی سوفی صد بچے پیدائش سے لیکر پانچ سال تک ہے ان کو بیک وقت پہنچایا جائے اور

بیک وقت پہنچانے کا مقصد یہ ہے کہ ایسا بچہ جو ویکسین پلانے سے محروم ہو جائے اس کی جسم میں یہ وائرس اپنی دوام بخش زندگی گزاریں۔

(۲) اور ہم یہ بھی درخواست کرتے ہیں آپ سے کہ جب ہم ٹیمیں بنائے تو آپ سے درخواست کرتے کہ جہاں ہمارے دوسرے لوگ نہیں جاسکتے تو آپ اپنے مدارس کے طلباء کو اس کام کے لئے پیش کریں۔ یقینی طور پر اس سے لوگوں میں قبولیت یقینی ہوگی۔ اور ہم پولیو کے اس مہم کا خاتمہ کر پائینگے۔ ہم نے آپ کو کیوں تکلیف دی۔ میں شاید علماء کے پروگرام میں جب بھی آتا ہوں تو میں صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ میری ماں نے مجھے اس وقت تک دودھ نہیں دیا جب تک میری کان میں اذان نہ دی اور آپ ہی ہوتے ہیں جو میرے قبر کے سرخانے کھڑے ہو کے مجھے آخری دفعہ الوداع کرتے ہیں اسلئے میری زندگی کا ابتدا آپ ہی سے ہوتا ہے اور میری زندگی کا اختتام آپ کے ہاتھوں ہوتا ہے اسلئے ہم آپ کو اپنے معاملات سے اپنے کام سے الگ نہیں رکھ سکتے۔ آپ کا ہماری زندگی میں ہمارے معاملات، ہمارے صحت میں، ہمارے معاشرت میں، ہمارے تعلیم میں، ہماری تربیت میں بہت بڑا رول ہے۔ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں اور آپ کی منت کرتے ہیں کہ آپ ان حسین بچوں کو پولیو کی قطروں کو پلانے میں ہمارا ساتھ دیکر اپنا ساتھ دیکر ان بچوں کا ساتھ دیکر اس پروگرام کا ساتھ دیکر بچوں تک پہنچنا چاہئے۔ اس وقت فاٹا میں تقریبا 54 بچے معذور ہو چکے ہیں اتنے سارے بچے معذور ہو چکے ہیں جن کو معذوری سے اسانی سے بچایا جاسکتا تھا اگر ان کو پولیو کے قطرے دئے جاتے۔ ہم سب آپ سے اس درخواست کے ساتھ کلام کرتا ہوں کہ ہم سب ملیں گے۔ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اسکا ثواب بھی دیگا۔ اجر بھی دیگا۔

پولیو ویکسین کے بارے میں چند معروف شخصیات و دارالافتاؤں کے فتاوی کا تذکرہ:۔

۱۔ ازھر ھند دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب نے نہ صرف یہ کہ پولیو ویکسین کے بارے میں جواز کا فتوی دیا، بلکہ انہوں نے ایک ترغیبی بیان بھی جاری فرمایا جس میں انہوں نے امتِ مسلمہ کے والدین سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو پولیو ویکسین ضرور پلوائیں۔

۲۔ دارالعلوم کراچی کے مفتیانِ کرام نے اپنے دارالافتاء سے متفقہ طور پر فتوی جاری کیا ہے جس میں انہوں نے پولیو ویکسین کو جائز قرار دیتے ہوئے اُس کے بارے میں ہر قسم کے شکوک وشبہات کو غلط قرار دیا ہے۔

۳۔ جامعہ خیر المدارس ملتان کے دارالافتاء سے جب پولیو ویکسین کے بارے میں استفتاء کیا گیا تو وہاں کے مفتی محمد عبداللہ صاحب نے فرمایا کہ چونکہ مذکورہ مسئلہ شعبۂ طب سے متعلق ہے اس لیے کوئی دیندار وطبیب یا پروفیسر تسلی دے تو اس کا فتوی جاری کیا جائے گا چنانچہ ڈاکٹر نور احمد نور سابق پروفیسر آف میڈیسن نشتر کالج ملتان سے پوچھنے پر جب اس نے تسلی بخش جواب دیا تھا تو انہوں نے اپنے دارالافتاء سے فتوی جاری کر کے قطرات کو بالکل صحیح قرار دیا۔

۴۔ جامعہ احسن العلوم کراچی کے مفتی محمد زرولی خان صاحب نے بھی پولیو ویکسین کو جائز قرار دینے کے ساتھ ساتھ عوام سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ ویکسینیشن پروگرام سے تعاون کر کے اپنے ملک کو موذی امراض سے محفوظ رکھنے کی ذمہ داری ادا کریں۔

۵۔ پولیو ویکسین کے بارے میں مولانا محمد شہاب الدین پوپلزئی خطیب جامع مسجد قاسم علی خان پشاور نے فرمایا کہ پولیو ویکسین کے قطروں میں حرام اور ناپاک اجزاء شامل ہیں اور نہ ہی اس کے مضر اثر سے بانجھ پن پیدا ہوتا ہے۔

۶۔ڈسٹرکٹ خطیب ضلع بنوں مفتی عبدالغنی صاحب نے بھی تحریری فتوی جاری کر کے پولیو کے قطروں کو جائز قرار دیا ہے۔

۷۔شمالی وزیرستان کے علماء کرام ومفتیان عظام نے پولیو ویکسین کے جواز کے بارے میں ایک متفقہ فتوی جاری کیا ہے جن میں دارالعلوم نظامیہ کے دارالافتاء کے مفتی مصباح الدین صاحب مولوی قاری محمد رومان مرکزی خطیب جامع مسجد میرانشاہ، مولوی محمد عالم خطیب جامع مسجد بلال میرعلی اور مولانا سعید خان خطیب جامع مسجد تاخی فیض القرآن شامل ہیں۔

۸۔اوراسی طرح پولیو ویکسین کے جواز کے بارے میں ملکی سطح پر بھی ایک متفقہ تحریری فتوی جاری کیا گیا جس پر دستخط کرنے والوں میں دارالعلوم کراچی کے مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب، جامعہ عثمانیہ پشاور کے مہتمم مفتی غلام الرحمٰن صاحب، مدرس جامعہ ھذا مفتی ذاکر حسن نعمانی صاحب، مفتی منیب الرحمٰن صاحب، جامعہ المرکز الاسلامی ضلع بنوں کے بانی وسابق مہتمم مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب رحمہ اللہ اور جامعہ ھذا کے سابق مفتی نعمت اللہ حقانی شامل ہیں۔

پولیو ویکسین سے متعلق چند فتاویٰ کے عکوس

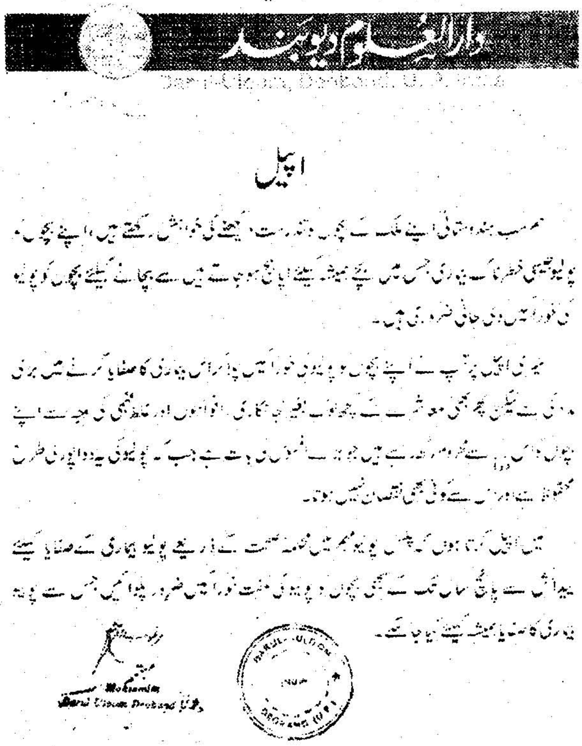

دارالعلوم دیوبند

اپیل

ہم سب ہندوستانی اپنے ملک کے بچوں کو تندرست دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں، اپنے بچوں کو پولیو جیسی خطرناک بیماری جس میں بچے ہمیشہ کیلئے اپاہج ہو جاتے ہیں سے بچانے کیلئے بچوں کو پولیو کی خوراک پلوانی ضروری ہے۔

میری اپیل ہے آپ سے اپنے بچوں کو پولیو خوراک پلا کر اس بیماری کا صفایا کرنے میں مدد کریں لیکن پھر بھی معاشرے کے کچھ لوگ غلط افواہوں اور غلط فہمی کی وجہ سے اپنے بچوں کو اس [illegible] سے محروم رکھتے ہیں [illegible] پولیو کی یہ دوا پوری طرح محفوظ ہے اور اس سے کوئی بھی نقصان نہیں ہوتا۔

میں اپیل کرتا ہوں کہ پلس پولیو مہم میں حکومت کے ذریعے پولیو بیماری کے صفایا کیلئے پیدائش سے پانچ سال تک کے سبھی بچوں کو پولیو کی خوراک ضرور پلوائیں جس سے پولیو بیماری کا صفایا ہمیشہ کیلئے کیا جا سکے۔

مہتمم
Mohtamim
Darul Uloom Deoband U.P.

DARUL ULOOM DEOBAND (U.P.)

محترم جناب ------------------------- اسلام علیکم

عنوان : فتوی درکار برائے پولیو ویکسین

ہم پیشہ طب سے وابستہ ذمہ دار اطباء قرار دیتے ہیں کہ پولیو ویکسین بچوں کو فالج کے ممکنہ اثرات سے اور مستقل معذوری سے محفوظ رکھتی ہے۔ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر یہ بات عملاً ثابت ہو چکی ہے کہ ان میں کوئی مہلک اور مضر صحت اجزاء نہیں ہیں۔ اور نہ ہی اس کے استعمال سے مابعد کوئی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہ بات ہم اپنی پیشہ وارانہ مہارت و عملی تجربہ اور اللہ کے حضور جواب دہی کے تصور کو پیش نظر رکھ کر بیان کر رہے ہیں۔

۱/۱۵۸

اس سلسلہ میں عوام الناس میں پائے جانے والے شکوک وشبہات کو رفع کرنے کیلئے فتوی جاری فرما کر مشکور فرمائیں۔

~~18 FEB 2007~~ 19 FEB 2007

ڈاکٹر امتیاز الٰہی پراچہ
ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ ملتان

ڈاکٹر جاوید حسن عجمی
ایگزیکٹیو ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ ملتان

الجواب

ڈاکٹر امتیاز الٰہی پراچہ . ڈاکٹر جاوید حسن دار الافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان تشریف لائے اور پولیو ویکسین کے بارے میں شرعی نقطۂ نظر سے رائے طلب کی۔ احقر مفتی محمد عبداللہ (مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان) نے عرض کیا یہ مسئلہ شعبۂ طب سے متعلق ہے۔ اس لیے کوئی دیندار ماہر طبیب یا پروفیسر تسلی دے پھر اسکا حکم لکھا جائیگا. چنانچہ جناب ڈاکٹر نور احمد نور سابق پروفیسر آف میڈیسن نشتر کالج ملتان کا نام گرامی تجویز ہوا
جناب ڈاکٹر موصوف نے واضح الفاظ میں فرمایا کہ یہ ایک مہلک

مرض سے بچاؤ کیلئے ایک مفید دوائی جس میں کسی قسم کے مضر صحت یا خلاف شرع اجزاء شامل نہیں ـــــ ڈاکٹر پروفیسر موصوف زیدمجدہ کا شعبہ طب میں ایک نام ہے۔ وہ ماشاء اللہ دیندار بھی ہیں اس لیے ان کی رائے گرامی کے مطابق فتویٰ صادر کیا جاتا ہے کہ پولیو ویکسین کے قطرات شرعی نقطۂ نظر سے بالکل صحیح ہے اس سلسلہ میں پائے جانے والے خدشات اور وساوس پر ہرگز کان نہ لگائیں ـــــ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

٣/١ /١٤٢٨ ھ

مفتی
خیر المدارس ملتان

دار الافتاء

رجسٹر نقل فتاوی دار العلوم کراچی 11

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاستفتاء

کیا فرماتے جناب علماء دین اس مسئلہ کے بارے

عبد اللطیف

[illegible]

رجسٹر نقل فتاوی جامعہ دارالعلوم کراچی

صفحہ نمبر 12

عنوان	تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاوی	فتوی نمبر مع رجسٹر نمبر

شدید ذہنی اضطراب اور پریشانی میں مبتلا ہے اور حکومت بھی ہر چند ماہ بعد بچوں کو زبردستی قطرے پلاتی ہے۔
آپ حضرات سے گذارش ہے مسئلہ بالا کی شرعی حیثیت بتاکر ہماری پریشانی کو دور فرمائیں۔
اجرکم علی اللہ
المستفتی عبد اللطیف ... باجوڑ ایجنسی

HEALTH CENTRE
JAMIA DARULULOOM, KARACHI-75180
TEL.: 5042164, 5042705, 5040923, 5049274-6

مرکز صحت
جامعہ دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم — DATE 02 MAY 2002

حفاظتی ٹیکے۔
الف — بچوں کی پیدائش کے بعد — تین سال تک
ب — دوران حمل خواتین کو —

مثلاً — بی سی جی + پولیو قطرے (پیدائش کے فوراً بعد)
— ہیپاٹائٹس بی کے بچاؤ کے ٹیکے (پیدائش کے فوراً بعد)
— ڈی پی ٹی اور پولیو — ڈیڑھ ماہ، ڈھائی ماہ، ساڑھے تین ماہ، ڈیڑھ سال، ۵ سال
— میزلس (خسرہ) ۹ ماہ
— ایم ایم آر (ایک سال تا ۱۵ سال)
— HiB (ہب) ۶ ماہ تا ایک سال
— ٹائیفائیڈ — ۲ سال
— ہیپاٹائٹس بی — پیدائش — ایک ماہ بعد — ۶ ماہ بعد

خواتین کے لئے

حمل کے ۶ ماہ میں	T.T (ٹی ٹی)
پھر ۷ ماہ میں	

مذکورہ بالا تمام حفاظتی ٹیکے بالکل بے ضرر ہیں۔ اور مختلف بیماریوں سے بچنے کے لئے ضرور لگوانے چاہئیں۔
ان ٹیکوں کے بارے میں جو بھی شکوک و شبہات ہیں غلط ہیں۔

DR. ... MEDICAL OFFICER
JAMIA DARUL ULOOM KARACHI

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دار العلوم کراچی

13

عنوان	تبویب	مضمون سوال و جواب	نام و پتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ	فتوی نمبر رجسٹر نمبر
پولیو کے قطرے جائز ہیں		(see below)			

الجواب حامداً ومصلیاً

پولیو کے قطروں کے بارے میں ڈاکٹر صاحب سے رجوع کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ قطرے اور حفاظتی ٹیکے مختلف بیماریوں سے بچاؤ کیلئے ہیں، اور یہ نقصان دہ نہیں ہیں، لہذا انہیں استعمال کر سکتے ہیں، اور اسکے بارے میں جو شکوک و شبہات ہیں، وہ درست نہیں ہیں۔ (ڈاکٹری تحقیق منسلک ہے) (ماخذہ التبویب ۵۲۷/۲)

اور مذکورہ جواب کی درج ذیل عبارات سے تائید ہوتی ہے۔

فی الدر المختار: ۴۲۲/۲ (المسافر)......

مریض خاف الزیادة، وخادمة خافت الضعف بغلبة الظن بأمارة أو تجربة أو بإخبار طبیب حاذق مسلم مستور...... (الفطر)۔

وفی البحر: ۲۸۲/۲

وفی الظہیریة رضیع مبطون یخاف موته من هذا الدواء وزعم الأطباء أن الظئر إذا شربت دواء كذا يبرئ الصغير قيل لها ذلك، إذا قال ذلك الأطباء الحذاق الخ۔

وفی الهندية: ۳۵۵/۵

یجوز للعلیل شرب الدم والبول وأكل الميتة للتداوي إذا أخبره طبيب مسلم أن شفاءه فيه ولم يجد من المباح ما يقوم مقامه انتهى۔

وفی البدائع: ۶۳/۱: ثم عند أبي يوسف يباح شربه لأن البول للتداوي..

......وعند أبي حنيفة لا يباح لأن الاستشفاء بالحرام الذي لا يتيقن حصول الشفاء به حرام وكذا بما لا يحتمل فيه الشفاء ولا اشفاء فيه عند الأطباء (وكذا في الدر ۲۱۰/۱)۔

واللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم

ضیاء الرحمن المکی عفی عنہ

دار الإفتاء دار العلوم کراچی ۱۴

۲۲ / ۵ / ۱۴۲۵ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴

۲۲-۵-۱۴۲۵ھ

الجواب صحیح

۲۲ / ۵ / ۱۴۲۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(MAULANA) MUFTI MOHAMMAD ZAR VALI KHAN
FOUNDER & CHANCELLOR ALJAMIA-TUL-ARABIA
AHASAN-UL-ULOOM & KHADIM-UL-HADITH WAL IFTA
GULSHAN-E-IQBAL BLOCK 2 KARACHI PAKISTAN
TEL : 46 82 10
DATE [illegible]
REF

(مولانا) مفتی محمد زرولی خان عفا اللہ عنہ
مؤسس ورئیس الجامعۃ العربیہ احسن العلوم
وخادم الحدیث والافتاء والخطیب بالمسجد الجامع الاحسن
منطقہ جلشن اقبال، رقم ۲، کراتشی پکستان
الہاتف : ۴۶۸۲۱۰
تاریخ [illegible]
حوالہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد، قال اللہ تبارک وتعالی
واذا مرضت فھو یشفین (القرآن) وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما جعل اللہ داءً
الا جعل لہ دواءً وفی روایۃ شفاءً (الطب النبوی للذھبی)

بچوں کو سات مختلف بیماریوں سے بچاؤ کے لئے حکومت پاکستان
نے حفاظتی ٹیکوں (Vaccination) کا جو پروگرام ملک بھر میں شروع کر رکھا ہے
اس کے خاطر خواہ نتائج حاصل ہو رہے ہیں۔ مختلف رپورٹس کے
مطابق بچوں میں ٹی۔ بی اور پولیو کی تعداد میں واضح کمی ہوئی ہے۔

حال ہی میں بچوں میں یرقان کی ایک خاص قسم سے بچاؤ کے لئے
(Vaccination) پروگرام میں اضافہ قابل تحسین ہے۔ پروگرام میں شامل کی گئی
امراض سے بچنے کے لئے حفاظتی ٹیکوں کے علاوہ اور کوئی مستند طریقہ علاج نہیں
ہے۔ لہٰذا ان موذی امراض سے بچنے کے لئے حفاظتی ٹیکوں کے ذریعے جدوجہد
کرنا اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔

ہم عوام سے اپیل کرتے ہیں کہ معاشرے کو سات مختلف امراض
سے بچانے کے لئے Vaccination پروگرام سے تعاون کرکے اپنے ملک کو ان
بیماریوں سے محفوظ رکھنے کی ذمہ داری ادا کریں

مسلمانوں کی حکومت پاکستان [illegible]
کے لئے دعاگو رہو [illegible]
[illegible]
[illegible] احسن العلوم
خادم حدیث [illegible]

ہم جید علماء [illegible] پولیو [illegible] بچوں کو [illegible] معذوری سے محفوظ [illegible]
[illegible] یہ بات عملاً ثابت ہو چکی ہے کہ ان میں کوئی مہلک اور مضر صحت اجزاء شامل نہیں [illegible] اس کے استعمال سے [illegible]
اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہ بات ہم [illegible] پیشہ ورانہ مہارت [illegible] کے تصور کو [illegible] بیان کر رہے ہیں۔

ہم [illegible] اطباء کی پیشہ ورانہ مہارت، علمی دیانت اور خدا ترسی سے مطمئن ہیں اور ان کی [illegible] پر اعتماد کرتے ہوئے [illegible]
کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو مستقل معذوری کے امکانات کی حامل اس خطرناک بیماری سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنے بچوں کو پولیو کے
قطرات پلاتے رہیں اور اس سلسلے میں کسی بھی قسم کے منفی پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہوں۔

8/9/2006

CEO NOSEP

سید لعیب علی شاہ
مہتمم جامعہ المرکز الاسلامی بنوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از روئے شریعت مطہرہ بچوں کی نگہداشت اور حفاظتی تدبیر کے طور پر پولیو ویکسین کے قطرے پلانا درست ہے۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے علاج کے لئے اسبابِ شفا اختیار کرنے کی ترغیب فرمائی ہے، والدین کو چاہیے کہ وہ یہ قطرے پلا کر اپنے بچوں کی صحت کی حفاظت کا شرعی فریضہ ادا کریں۔

علماء کرام وخطباء عظام اس بارے میں اہل اسلام کی رہنمائی فرمائیں!

......﴿ذمہ دار افراد کو چاہیے کہ قطرے پلانے کے لئے گھروں میں باپردہ خواتین اہلکاروں کو بھیجیں﴾......

☆ ما انزل اللہ من داء الا انزل اللہ لہ شفاء۔ (الحدیث)

''دنیا میں اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری جس کی شفاء نہ نازل کی ہو''

☆ یا ایہا الناس تداووا فان اللہ لم ینزل داء الا وانزل لہ دواء (الحدیث)

''اے لوگو! علاج کیا کرو، کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری مگر یہ کہ اس کی دوا بھی نازل فرمادی گئی ہے''

☆ لکل داء دواء فاذا اصیب دواء الداء برأ باذن اللہ (الحدیث)

''یقیناً ہر بیماری کی دوا ہے جب دوا بیماری سے مل جاتی ہے تو انسان اللہ جل شانہ کے حکم سے صحت یاب ہوجاتا ہے''

یہ فتویٰ مستند مسلم اطباء کی تصدیق کے بعد جاری کیا گیا کہ!

﴿پولیو ویکسین کے قطروں میں حرام اور ناپاک اجزاء شامل نہیں ہیں اور نہ ہی اس کے مضر اثر سے بانجھ پن پیدا ہوتا ہے﴾

فقط

محمد شہاب الدین پوپلزئی

خطیب جامع مسجد قاسم علی خان

قصہ خوانی پشاور

٢٦ شوال المکرم ١٤٢٩ھ

26 اکتوبر 2008ء

یا رب العالمین — بسم اللہ الرحمن الرحیم — یا رحمۃ للعالمین

دار العلوم قادریہ

عقب گورنمنٹ ہائی اسکول شورکوٹ تحصیل و ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

حوالہ نمبر ________ تاریخ ________

DARUL ULOOM QADRIA (Regd.)

BEHIND. GOVT. HIGH SCHOOL. SHORKOT TEHSIL/ZILA DERA ISMAIL KHAN

باسمہ تعالیٰ

برادران اسلام! حکومت پاکستان نے بچوں کو سات مختلف قسم کی بیماریوں سے بچانے کیلئے حفاظتی ٹیکوں کا جو وسیع پروگرام پورے ملک میں شروع کیا ہوا ہے اسکے مضر اثرات کا فقیر کے نزدیک کوئی شرعی ثبوت نہیں ہے اور مسلمان پر خواہ مخواہ بدگمانی کرنا حرام و ممنوع ہے بلکہ قرآن کریم میں تفتیش کا حکم دیا گیا ہے اور بدگمانی کو بے فائدہ قرار دیا ہے جبکہ حدیث پاک میں بدگمانی کو اکذب الحدیث قرار دیا گیا ہے لہذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس سلسلہ میں دوسرے مسلمانوں کو جتنے نفع پہنچا سکتے ہیں پہنچائیں چنانچہ حدیث پاک میں ہے من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلیفعل ہے خلاصہ یہ کہ ہمیں پولیو کے کارندوں کے ساتھ حسب توفیق معاونت کرنی چاہیئے تاکہ تعاون علی البر ہو جو کہ قرآن کریم میں مامور بہ ہے۔ فقط والسلام

منجانب

محمد سرفراز قادری غفرلہ

مورخہ 27 اکتوبر 2007ء سنیچر